بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہین عام قیمت ۲ روپیہ سالانہ اس سے زیادہ امداد جو کچھ دوست عطا کرین وہ بخوشی قبول کیا جاوے گا ترسیل زر بنام [illegible] پروپرائیٹر قادیان و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے -

ان اللہ قد لبس حلة وقت مسیحی تورۃ من سلفہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی بہ آ در قادیان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی - شفا بینی - غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۶ | ۵ - ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۱۱ - مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۹ - مئی ۱۹۰۵ء - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبئونک احق ھو - قل ای وربی انہ لحق

۱۰ - مئی ۱۹۰۵ء - کیا عذاب کا معاملہ درست ہے - اگر درست ہے - تو کس حد تک

۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء - خواب مین دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین - اور ایک مقدمہ ہے - شبہ گذرتا ہے - کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قایم علی ہے - اور اس کا سر رشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہین - اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوانا ہے - مجسٹریٹ نے سر رشتہ دار کے کان مین کچھ کہا - جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے - وہ کہتا ہے - کہ یہ ۲۵ روپے طلبانہ داخل کر دین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے - ہم نے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدیئے - اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا - فرمایا - قایم علی مین علی خدا کا نام ہے - اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے - کہ اللہ تعالے اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے - اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے - یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے - لیکن اس مین کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے - جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷ - مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا - میان محمود احمد اور میان محمد اسحق بیمار ہین - ان کے واسطے دعا کرتے تھے - الہام ہوا -

سلام قولا من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے - کوئی بھی اس سے ڈر نہین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ماسیاتیم از فضل خدا - اور دس شرایط لکھا کرتے تھے - ہم نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین کچھ اور اس سے ممکن ہے - کہ بعض لوگ ظن کرین - کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے - اس کو درج کرنا بند کر دیا - اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے - لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین - کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا - مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے - کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے - اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے - کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین - بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا - اس پر عمل کیا جاویگا -

اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ باہر کوئی ملازمت پاڈیوٹی وس پندرہ روپیہ ماہوار کا ملجاوے تو بخوشی قبول کر لینگے

معذرت - بہ سبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے - ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہوگئی ہے - وہ بعد مین ارسال ہوگا انشاء اللہ تعالے

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور ہر بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ اُن کو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے سنہ ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی سنہ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہ ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ایسے زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائیں گے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ر اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہونچا کہ جس کے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہونچا ہو کیونکہ اُس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو ایک اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا لوگوں کو ایک واہمی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی میں نے اسکو پورے طور پر اشاعت نہ دی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اسپر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُن میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی۔ میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خداتعالے کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اسبات کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور اسی دفعہ میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے ہزار ہا اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں بھی شائع کرا دیا بلکہ اس اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹننٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی بخدمت جناب نواب لارڈ کرزن وایسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اسبات کی طرف متوجہ ہوں کہ یا تو خداتعالے اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ[1] سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُن سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہوسکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جیسا کہ خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور جس شخص کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں اُن کو کچھ خبر نہیں اور میں اُنکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اسبات کے باور کرنے کے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اُس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائے گا پس ایسے شخصکو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جنکا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پروا ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیلخانے کیوں طیار کرتیں

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدقسمتی ہے جو مخالف لوگ مجھپر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف یہ دعوی ہے کہ میں خداتعالی کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوی کے

[1] اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خداتعالی نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی۔ بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ الہام سے ۱۳ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھ تک قطعی طور پر یہی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ منہ

یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھی بھر سکتی ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اُس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ✽ اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے ...... کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کماحقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر ہمارے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں

نوٹ ✽ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اسطرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ الٹا ہنسی ٹھٹھا اڑاتے ہیں چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ نقل کر دیتے ہیں تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے وہ اشتہار یہ ہے

میں آج ۶ رمئی ۱۹۰۶ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوے سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اسبات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور تجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵ - ۸ - ۲ - اور ۲۹ - اپریل کے اشتہاروں اور اخبار وغیرہ میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا - کرشن قادیانی زلزلہ کے آمد کی تاریخ یا وقت نہیں بتاتا - مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا ہے اسلیے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی - میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اسی نور الٰہی

اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور اُن کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی کبھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر ان کی بیعت قبول کر لیں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بارہا انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جاوے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اُس غلطی کی سزا کے لیے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لیے عالم آخرۃ مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کیے گئے یا زلزلہ نے اُنکو فنا کیا اُس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم ہوتے تو کوئی عذاب اُن پر نازل نہ ہوتا لیکن اُنھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کیے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور اُن کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہوگئی اسلیے اسی دنیا میں اُن پر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے اور غضب میں دھیما ہے اگر اس زمانہ کے لوگ اُس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلموں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر اُن پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم یعنی خدا تمھیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اُس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو - ایسا ہی اسکے مقابل پر ہم

بقیہ نوٹ جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہوکر اور اس کے اعلان کی اجازت پاکر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں - کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا - ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور -

---

فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمھاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے - اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اُسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اُسکے تمام اعمال ہوں - تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے - اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ اُن لوگوں کے لیے بس ہے جن کے دل سخت نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ ✽

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

مدرسہ تعلیم الاسلام

فنڈ یتامی

مدرسہ تعلیم الاسلام میں کئی ایک یتیم طلباء تعلیم پاتے ہیں جنکے اخراجات تعلیم خوراک - کتب - لباس وغیرہ مدرسہ نے اپنے سر پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور چونکہ یتیموں کا روپیہ دوسرے کام پر شرعاً نہیں لگ سکتا اسواسطے اسکے لیے جدا فنڈ کھولا گیا ہے لیکن اس فنڈ میں کافی روپیہ جمع نہیں ہوا - چنانچہ اس ماہ میں یتیموں کے بعض اخراجات دوسرے فنڈ میں سے قرض لیکر پورے کیے گئے ہیں - احباب جلد تر توجہ فرمائیں اور یتیموں کیواسطے نقد کپڑا کتاب وغیرہ جو کچھ ارسال فرماویں اسجگہ کام آسکتا ہے

انصار بدر

مکرمی اخویم جناب معراج الدین عمر صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجکو تو خوف تھا کہ مرحوم محمد افضل خانصاحب کی بے وقت وفات سے البدر ہمیشہ کے لیے ابر میں چھپ گیا - مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسنے آپ ایسا اولوالعزم سرپرست اسکے لیے کھڑا کر دیا جس سے اُمید ہے کہ وہ انشاء اللہ بدر کی شمس کر دکھائیگا - چونکہ آپنے ایسے وقت میں اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ آپکو مالی مشکلات کا بہت کچھ مقابلہ کرنا ہوگا اسلیے دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو استقلال و ہمت عطا فرماوے اور اسکے بخیر انجام پہونچانیکی توفیق بخشے - اللہم اٰمین۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہماری جماعت عموماً اور ناظرین البدر خصوصاً اسکی اعانت میں آپکا ہاتھ بٹائیں - یہ خاکسار بھی بطور [illegible] اعانت [illegible] خدمت گزاری [illegible] اُمید ہے کہ قبول فرماویں - والسلام خاکسار نیاز مند [illegible] ۱۹۰۶ء

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونیکے سبب انکو بروقت اخبار نہیں ملتا - چونکہ پتوں کی چٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبوں کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا وہ جلد اطلاع دیں - ڈاک خانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علاج طاعون

فَبَدَّلَ الَّذِینَ ظَلَمُوا۔ قَوْلاً غَیْرَ الَّذِی قِیلَ لَہُمْ۔ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِینَ ظَلَمُوا۔ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا کَانُوا یَفْسُقُونَ ۝

پس بدل دیا۔ ان کے حقیقی نور سے الگ ہٹ کر اپنے اعمال کو تاریکی مین ڈالنے والے لوگون نے خدا کے حکمون کو۔ اور ون کے حکمون سے۔ پس اس کی سزا مین ہم نے زیادتی کرنے والے۔ شریرون پر آسمان سے طاعون نازل کیا۔ اور یہ ان کے فسق کی سزا تھی

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجز (حدیث مین آیا ہے۔ کہ رجز سے مراد طاعون ہے) کے پیدا ہونے کا سبب فسق اور اللہ تعالےٰ کے احکام کو چھوڑ کر من دون اللہ کی تابعداری اختیار کرنا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی اطاعت و طاعت مین کسی غیر کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کی قائم کی ہوئی حدون کا کچھ لحاظ نہین کیا جاتا۔ تو وہ اپنی رحمانیت سے اپنا ایک مامور۔ نذیر و بشیر کر کے بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگون کو آنے والے عذاب سے ڈراوے۔ مگر لوگ اس کو قبول نہین کرتے۔ اور حد سے گذرنے مین نہین جھجکتے۔ اس وقت خدا کا غضب بھڑکتا ہے۔ جو ایک دم مین بڑے بڑے فراعنہ کو ہلاک کر دیتا ہے چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا - واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنٰہا تدمیرا ۝ (پ ۱۵ ع ۲)

اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرین تو ان عیش پرستون مین اپنا مامور بھیج دیتے ہین۔ مگر وہ لوگ بدستور اس مین فسق اور فجور کرتے رہتے ہین۔ اس پر وہ حکم عذاب کے پورے طور سے مستحق ہو جاتے ہین۔ اور ہم انہین ہلاک کر کے تباہ کر دیتے ہین۔ اس آیت کے معنے بعض علماء نے کئے ہین۔ کہ ہم اس بستی کے خوشحال لوگون کو حکم دیتے ہین۔ کہ اس مین بدکاریان کرین۔ یہ بالکل غلط ہین۔ کیونکہ اِنَّ اللہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ (اللہ تعالی بری باتون کا حکم نہین دیتا) قرآن مین آچکا ہے۔ نیز اگر بدکاریون کا حکم بھی وہی دے۔ تو پھر عذاب کیون بھیجے

آج کل آپ صاحبان دیکھتے ہین۔ کہ طاعون زورون پر ہے۔ اس کا اصلی سبب وہی ہے۔ جو مین نے بیان کیا ہے۔ یعنے فسق و فجور اور خدا کے مامور کی تکذیب پس اس کا حقیقی و حکمی علاج بھی اسی سبب کا ازالہ ہے اس کے سوا جس قدر تدبیرین ہین۔ وہ کبھی دیرپا فایدہ نہ دینگی کیونکہ تم جانتے ہو۔ کہ جب تک کسی مرض کے اصلی سبب کا ازالہ نہ کیا جاوے۔ بیرونی تدبیرین کچھ کام نہین دیتین۔

افسوس! اس زمانہ کے لوگون نے ابھی تک ان حقیقی اسباب کو نہین پہچانا۔ جن سے طاعون پھیلا۔ اور وہ ادہر ادہر ہاتھ پاؤن پھیلا رہے ہین۔ مگر ابھی تک ساحل مقصود تک نہین پونچے۔ کاش وہ اپنے مکانون کو چھوڑنے کے ساتھ ہی اپنی بدعادات کو بھی چھوڑتے۔ اور گھرون کی تبدیلی کے ساتھ ہی اپنے وجود مین بھی تبدیلی پیدا کرتے تاکہ ان پر رحم کیا جاتا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ وہ کونسی بدعادتین اور بدکرداریان ہین۔ تو مین اس کا جواب دون گا۔ کہ اپنے خیالات و اعمال کو کتاب و سنت پر عرض کرو۔ تمہین خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ نیز پہلے پہلے چوہون مین طاعون پڑنا اس بات کا نشان ہے۔ کہ انسانون نے بھی چوہون کی خصلتین اختیار کر لی ہین۔ آپ ذرا چوہون کی طرز زندگی پر غور کرین۔ ایک تو ان مین زمین کی طرف جھکنے اور زمینی چیزون سے اپنی معیشت بہم پہنچانے کا بڑا رجحان ہے۔ یہان تک کہ اپنی زندگی کو زمین اور زمینی اسباب پر ہی منحصر سمجھتے ہین۔ اب دیکھ لو۔ کہ اس زمانے کے لوگون مین بھی مادہ پرستی کا بڑا زور ہے۔ اور ہر ایک ان مین سے (الا ماشاء اللہ) زمین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ وہ کبھی بھول کر بھی آسمان کی طرف نگاہ نہین اٹھاتا۔ اور اس اعلےٰ ہستی سے مدد طلب نہین کرتا۔ بارش کے لئے کسی زمانے مین آسمان کی طرف نگاہین اٹھا کرتی تھین۔ مگر اب تو ایسی نسلین پیدا ہو گئی ہین کہ وہ خود مینہ برسا سکتی ہین۔ اور نہرون۔ چشمون۔ کنوؤن پر نازان ہین۔ کاش انہین معلوم ہوتا۔ کہ یہ چیزین بھی آسمانی پانی ہی کی محتاج ہین۔ وہ دین کے کامون مین بھی اپنی عقلون پر جمے بیٹھے ہین۔ اور اپنے تئین راہ صواب پر سمجھتے ہین آسمانی وحی سے بالکل بے پرواہ ہین۔ غرض چوہون کی اس خصلت کا انسانون مین بہت کچھ دخل ہو گیا ہے

پھر چوہون مین شوخی و شرارت حد سے زیادہ پائی جاتی ہے جب ذرا تاریکی ہوئی اور دوڑنے لگے۔ تو یہ شرارت کئے بغیر نہین رہ سکتے۔ ایسا ہی مین دیکھتا ہون۔ کہ یہ لوگ بھی خدا سے نہین ڈرتے۔ جب کبھی کوئی موقعہ لگے۔ تو حقوق اللہ اور حقوق الناس مین نقصان کرنے سے نہین جھجکتے خدا کا خوف دلون سے بالکل اٹھ چکا ہے۔ گناہ بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے۔ شوخیون کی انتہا ہو چکی ہے۔ مگر یاد رکھو خدا اپنا چہرہ دکھلانے والا ہے۔ اور بدر نبوت نے طلوع کر کے ان لوگون کے اعمال پر روشنی ڈالنی شروع کی ہے عنقریب آفتاب نصرت کے طلوع سے سب پر وہ کھل جائے گا۔ پھر چوہون کی یہ عادت بھی ہے۔ کہ کوئی چیز خواہ ان کے کام کی ہو۔ یا نہ ہو۔ اس پر بھی دندان آز تیز کر کے کتر دیتے ہین۔ ایسا ہی یہ لوگ بھی بلا ضرورت دنیا کے حصول مین دین مین نقصان ڈالتے ہوئے کوشش کر رہے ہین۔ ایک کام شروع کرتے ہین۔ مگر جب آمدنی کی کوئی اور سبیل دیکھتے ہین۔ تو اس کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف مشغول ہو جاتے ہین لطف یہ کہ اس کو بھی دل لگا کر نہین کرتے۔ اور کامیابی حاصل کئے بغیر چھوڑ دیتے ہین۔ پھر یہ بھی چوہون کی عادات سے ہے کہ ان کو دولت جمع کرنے کا بڑا اولکا ہے۔ خدا جانے یہ اپنی بلون مین روپے۔ دانے وغیرہ کیون جمع کرتے رہتے ہین۔ حالانکہ ان کے کسی کام کے نہین۔ جن لوگون کا مال بے زکوٰۃ ہے یا وہ اللہ کی راہ مین وقت پر خرچ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہین۔ وہ اسی زمرے مین داخل ہین۔ مین خیال کرتا ہون۔ چوہون مین شہوت نفسانی بھی بڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد کی کثرت اس پر گواہ ہے۔ ان لوگون کا یہ حال بھی ہماری نظر سے پوشیدہ نہین پھر چوہون مین یہ خصلت بھی مین نے دیکھی ہے۔ کہ اپنے گروہ مین طاعون ظاہر ہونے پر بھاگ جاتے ہین۔ جو لوگ اپنے چال چلن مین تو تبدیلی نہین کرتے۔ اور اپنی بد عادتون کو نہین چھوڑتے اور عذاب اللہ کو دیکھکر بستی سے بھاگ جاتے ہین۔ وہ اصل مین چوہون کا تتبع کرتے ہین۔ خدا نے بطور دوا گھرون سے نکل جانے کی تو اجازت دی ہے۔ مگر موت سے بھاگ جانے کو فعل قبیح قرار دیا ہے۔ اور ایسے مجرمون کی عادات سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ (الانبیاء ع ۲ پ ۱۷) مین ایک آیت ہے۔ فلما احسوا باسنا اذا ہم منہا یرکضون لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسئلون ۝ جب انہون نے ہمارے عذاب کے آثار دیکھے۔ یا اسے کسی قدر محسوس کر لیا۔ تو بستی سے بھاگ گئے۔ کیون بھاگتے ہو نہ بھاگو۔ اور اپنی عیش پرستی مین لگے رہو۔ اور مکانون مین بیٹھے رہو شاید تمہاری پوچھ گچھ ہو۔ یہ آیت آج صبح مین نے قرآن شریف مین پڑھی۔ اس وقت جبکہ اکابر مجرمین کے طرز عمل کو دیکھکر دل مین کہہ رہا تھا۔ کہ عذاب والی بستی سے نکل جانا سنن مرسلین مین بھی داخل ہے۔ اور اس کا ذکر قرآن مجید مین بھی ہے مگر کیا مجرمون کے بھاگنے کا ذکر بھی ہے یا نہین۔ ضرور ہونا چاہئیے کیونکہ اس زمانے مین خدا ہمین اگلی تمام قومون کے نمونے دکھا رہا ہے۔ اور قرآن مجید کا عملی طور سے پھر نزول ہو رہا ہے۔ یہ آیت پڑھ کر مین نے خدا کی جناب مین سجدہ کیا۔ کہ قرآن کس قدر کامل کتاب ہے۔ کہ اس مین ہر ایک مثال موجود ہے۔ پھر اے عزیزو! سنو۔ اس قسم کے نکلنے کو خدا نے فرار عن الموت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم (پ ۲۸ ع ۱۱) موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تو تمہین ضرور ملے گی۔ پھر یہودیون کے ایک گروہ کا ذکر کیا۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف حذر الموت (پ ۲ ع ۱۶)

دکیاتم نے ان لوگوں کے انجام پر نظر کی۔ جو اپنے ملک سے بھاگ نکلے۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ موت کے ڈر سے) واقعی اس قسم کا بھاگنا قلت تدبر سے ہے کیونکہ ہم ایک شاہ کی سلطنت سے بھاگ کر دوسری مملکت میں جا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ طاعون کا گھر دن میں نہیں۔ بلکہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہیکل میں ہے۔ جو بطور امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے (یعنی ہمارا وجود) وہ تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ خواہ ہم کہیں جائیں۔ اور خدا کی بادشاہی بھی ہر جگہ موجود ہے۔ فرمایا۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا......

(اے گروہ جن وانس اگر تم آسمان وزمین کے کناروں سے باہر نکل سکتے ہو۔ تو نکل جاؤ۔ مگر کچھ زور ہو۔ تو نکلو)

پس اے عزیز بھائیو! تم مکان تبدیل کرنے سے پہلے اپنے میں تبدیلی پیدا کرو۔ مجرموں کی عادات وخیالات کو چھوڑ دو۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں۔ جو ہمیں الزام دیتے ہیں۔ کہ اناتطیرنا بکم (تمہاری شامت ونحوست ہم پر پڑی ہے۔ مگر ہماری طرف سے یہی جواب ہے۔ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون (شامت اعمال تمہاری تمہارے ساتھ ہے۔ کیا نصیحت دیئے جانے کے سبب ہمیں الزام لگاتے ہو۔ حد سے بڑھی ہوئی تم قوم ہو) اور یہ کہ ہم پر ایسی تکالیف قد مس اباءنا الضراء والسراء ایسی سختی نرمی تو ہمارے باپ دادا کو بھی پہنچتی رہی ہے۔ یہ انسان کی بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ خدا کے عذاب کو معمولی بات قرار دے اور کہے۔ کہ ایسا ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ اس زمانے کے لوگ خدا کے بعض نشانوں کو دیکھکر کہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے صدق وکذب کا معیار ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہم اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے خیالات واقوال کس گروہ سے ملتے ہیں۔ پس اسی میں وہ محسوب ہونگے عذاب تو اس لئے آتے ہیں۔ کہ لوگ خدا کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ فاخذنٰھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون (پس ہم نے ان کو سختی وتکلیف میں گرفتار کیا۔ تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں) پس ہمیں چاہیئے۔ کہ خدا کے دروازے پر گر پڑیں۔ وہ بڑا رحمان ورحیم ہے۔ ضرور رحم کرے گا۔ ہماری معمولی کوتاہیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر چنداں گرفت نہیں کرتا۔ بشرطیکہ اپنی طرف سے اس کے احکام بجا لانے کی کوشش کریں۔ ولو یؤاخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ما ترک علٰی ظھرھا من دابۃ۔ (اللہ تعالیٰ اگر لوگوں کے اعمال پر گرفت کرنے لگتا۔ تو روئے زمین پر سب تک کوئی جاندار نہ بچتا۔)

اور چاہیئے۔ کہ ایمان وتقوےٰ اختیار کریں۔ فرمایا۔ لو ان اھل القرےٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السماء والارض۔ (اگر بستی والے ایمان لائیں۔ اور تقوےٰ اختیار کریں۔ تو ان پر آسمان وزمین سے برکتیں کھول دیں) اور استغفار پڑھتے رہو۔ جس کے معنے ہیں۔ گذشتہ گناہوں کے بد نتائج اور آئندہ کے لئے بدی کرنے سے حفاظت طلب کرتے رہنا۔ اور اپنی کمزوریوں کا مداوا طلب کرنا۔ استغفار پڑھنے والوں کو خدا ہلاک نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون (اور اللہ تعالےٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں۔ جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں) ہلاک تو ان کو کرتا ہے۔ جو کہ مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وما لھم الا یعذبھم اللّٰہ وھم یصدون عن المسجد الحرام (اور خدا انہیں کیوں عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) چنانچہ آج کل احمدیوں کو مسجدوں میں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے۔ اور لطف یہ کہ مانعین عن مساجد اللہ آپ پڑھتے ہی نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو جلدی جلدی بطور دفع الوقتی۔ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ الزام ہم احمدیوں پر نہیں آسکتا۔ مگر پھر بھی تم لوگ کوشش کرو۔ اور نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ وقت صلوٰۃ وصبر (روزہ یا استقامت) کا ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ نہ کہ پیر بالا سے امداد طلب کرنے کا۔

(الراقم احمدی گجراتی از گوریکے)

مسیحی اخبار نور افشان میں ایک مراسلت چھپی

ہے۔ کہ زلزلہ تو مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ٹھیک وقت نہیں تبلایا گیا۔ اس خاص وقت کے نہ تبلانے پر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر عیسائی نامہ نگار نے بہت مضحکہ اڑایا ہے اور بہت سے ناجائز کلمات کہے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن اتنا کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اتنا خفا کیوں ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو وہی بات فرمائی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ یہ زلزلہ مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جس کی آمد کا نشان آپ قرار دیتے ہیں۔ آپ دکھا نہیں سکتے۔ کہ وہ خود کہاں ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کو دکھاتے بھی ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور یا دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مسیح ثانی کا آپ کو پتہ تبلاتے ہیں۔ خدا نے اس زلزلہ کے ذریعہ سے اس کی پیشگوئیوں کو سچا کیا ہے۔ اور اس کی جماعت کو مقامات زلزلہ میں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ اور جس فرضی خدا کی تم پرستش کرتے ہو۔ اس کی اُمت بلکہ خاص الخاص مشنری مرد اور عورتیں اور مدرسہ اور گرجا جو کچھ پہاڑ پر تھا۔ سب اس نشان زلزلہ کا لقمہ ہوا ہے۔

باقی رہا۔ وقت کا تعین۔ سو پہلے حضرت مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیوں میں وقت کا تعین کر چکے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ جو آپ اس میں تعین کے خواستگار ہیں اور سچ پوچھو۔ تو یہ بے تعینی اس تعین سے اچھی ہے۔ جو قیامت تک کلیسیا کے ممبروں کو شرمندہ کراتی رہے گی۔ کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں دوبارہ آؤنگا سو ایک پشت کیا۔ قریباً بیس سو سال گذرنے کو آئے ہیں۔ اور تک نہ نام۔ نہ نشان۔ خوب ہے۔ وعدہ ہو تو۔ تو ایسا ہی ہو۔

دیکھو اعیسائیو بھائیو۔ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو۔

اخبار وطن۔ معترض ہے۔ کہ عوام تو کالانعام مشہور ہی تھے مگر مرزا صاحب بھی اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع کرکے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کرتے ہیں۔ کیونکہ نماز ہر فاسق کلمہ گو کے پیچھے بھی جائز ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ فسق وفجور شے دیگر ہے اور تکذیب سلطان الٰہی شے دیگر ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بادشاہی کے مزے بھی اڑاتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ کی تکذیب نے اس کو غرق کیا۔ ظاہر ہے کہ چور اور زانی گورنمنٹ کی کچہری میں ایسا مجرم نہیں جیسا کہ ایک باغی ہے کانگریس کے بنگالی گورنمنٹ کی خیرخواہی کے نعرے مارتے ہیں اور سر سید کی پالیسی کے پیرو کار بھی سرکار انگریزی کی تابعداری کو اپنا فخر جانتے ہیں لیکن علی گڑھ اسکول کا کوئی ممبر انشاء اللہ پسند نہ کریگا کہ اس لائن میں کھڑا ہو کر گورنمنٹ کے سلام کو جائے۔ جس کا پیش امام کانگریس کا پریذیڈنٹ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر کسی تفرقہ کے واسطے نہیں کہا۔ بلکہ جمعیت اور حمیت کے واسطے کہا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہو۔ ہاں یہ بھی ضرور تھا۔ کہ وطن کا اخبار ایسا اعتراض کرتا کیونکہ پہلوں پر بھی یہ اعتراض ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار وطن کے ایڈیٹر صاحب بھی حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں حصہ لینے لگے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں ان کا اخبار کچھ زیادہ بکے۔ کیونکہ وہی مذکورہ بالا عوام ان باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر دنیا چند روزہ ہے اور عاقبت کا ربا خداوند انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کا اسمیں کچھ حرج نہیں۔ کفر کے فتووں نے گالیوں کے اشتہاروں نے اقدام قتل کے مقدموں نے طرح طرح کے افتراؤں نے اور قسما قسم کی ایذا رسانیوں نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو آئندہ یہاں کسی نقصان کا ہمکو خوف ہو مگر ضرور ہے کہ آپ لوگ ایسا کریں کیونکہ سنت اللہ انبیاء اور اولیا کیساتھ یہی چلی آئی ہے۔ دوسرے مخالف اخباروں کی طرح آپ بھی اپنا زور لگا لیں تاکہ اگر سلسلہ حقہ کی شناخت کیواسطے اور کسی طریقہ کے اختیار کرنیکی آپکو توفیق نہیں ہوئی تو

ڈائری

۳۰ - اپریل ۱۹۰۶ء ۔ الحکم کے متعلق کسی نے سوال کیا فرمایا
صدقہ و خیرات سے بلا دور ہو جاتی ہے - اگر صدقہ سے
عذاب میں تاخیر نہیں ہو جاتی تو پھر سارے پیغمبر نعوذ باللہ
جھوٹے ٹھیرتے ہیں۔ یونس اور انکی قوم کا قصہ پڑھو۔
آتھم تو آخر مرہی جانا تھا۔ مگر یونس کی قوم تو توبہ کرنیکے
بالکل بچ گئی اگر وہ باوجود استغفار گریہ و زاری اور خاکساری
کے مرجاتا تو پھر اس میں اور لیکھرام میں کیا فرق ہوتا -
خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ شوخیوں اور غیر شوخیوں میں فرق کرکے
دکھلاوے -

یکم مئی سنہ ۔ ضلع مظفر گڑھ کا ایک عیسائی آپکے
ہاتھ پر توبہ کرکے مسلمان ہوا ۔ اسکو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا
گزشتہ زندگی اور مذہب اور قوم کے طرز و طریق کے
مطابق انسان میں بعض خصلتیں اور خواہشیں راسخ
ہو جاتی ہیں اور بہت سے نقصان قریب اور بعید اندر
پوشیدہ رہتے ہیں سچا مسلمان وہ ہے کہ سب گند کی
گٹھڑیاں اپنے سر سے پھینک کر اور ایک پاک صاف
ہو کر خدا کی فرمانبرداری اختیار کرے - کوئی غرض نفسانی
درمیان نہ رکھے - رازق اللہ تعالیٰ ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ
بعض ہندو مسلمان ہوتے ہی کسی ملاں سے ایک کاغذ
لکھوا لیتے ہیں اور انکی ساری عمر بھیک مانگنے میں گذر جاتی
ہے - انکو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ اسلام کیا شے ہے مسلمان
انکو کہتے ہیں جو دنیا کے لوگوں سے منہ پھیر کر خدا کیطرف
آجاوے - مسلمان کو چاہیئے کہ ایسا طریق اختیار کرے جس سے
نفس کی ذلت نہ ہو - تھوڑے پر قناعت کرے - اللہ تعالیٰ کی
رضا پر راضی رہے - راستی اور صراط مستقیم پر پکا قدم رکھے
ورنہ اسلام میں آنا اسکے لیے مفید نہیں

۲ مئی سنہ - قبل نماز ظہر ایک نئی روشنی کے نوجوان جو کہ کسی
سے کسی تقریب پر لاہور آئے تھے اور وہاں سے حضرت اقدس
کے شوق ملاقات میں قادیان تشریف لائے تھے حضرت اقدس
کی خدمت میں حاضر ہوئے - حضرت انکا حال دریافت کرتے
رہے اسکے بعد آپنے فرمایا " زمانہ میں بہت انقلاب
ہوتے ہیں لیکن اکثر آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایکطرف
ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں
دیکھتے اور اپنے دنیوی کاموں میں اور ایسے معاملات میں
ایسے منہمک ہیں کہ دوسری جانب یا تو نظر اٹھا کر بھی نہیں
دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں - لیکن جو بات
خدا کیطرف سے ہونیوالی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے - دیکھو
ایک زور آور سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اسکو کوئی
کتنا ہی روکے بہرحال وہ آہی جاتا ہے اور کسی کے
روکنے سے رک نہیں سکتا "

حضرت نے اس نوجوان سے دریافت کرنیکے کہ آپ
کتنے روز ہمارے پاس قیام کرینگے انھوں نے عرض کی
کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے - اسپر فرمایا کہ آپ
اخلاص کے ساتھ یہاں آئے ہیں آپ چند روز ٹھیرتے
تو خوب ہوتا مگر آپکا وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھ
لینا چاہیئے - کاروبار دنیا کے تمام کرنا ۔ جیسا جیسا
انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اس کام کے
بڑھنے اور زیادہ ہونے کی بھی راہ کھلتے جاتے ہیں -
یہانتک کہ دوسری طرف توجہ کرنیکے واسطے انسان کے
پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت - مگر رشید آدمی کے
واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے - اور
اسکے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے حدیث
شریف میں آیا ہے اذا اراد اللہ خیرا یفقھہ
فی الدین جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا
ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کر دیتا ہے
آجکل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے
اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انکو دوسرے گھر کا ایمان
ہی نہیں اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر
ہے - مگر اسوقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ
دکھلاوے - مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہنچ
گئی ہے اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اٹھایا -
ہو سکتا ہے اب وہ قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے جو
سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے وقوع ہو جانیکے
ایمان لاویں ورنہ فرعون کیطرح آفت میں پڑ کر ایمان
لانا مفید نہیں ہوتا - جو لوگ بعد میں ایمان لاتے ہیں
وہ برگزیدہ پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے -
آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہیں یا تو قبل
از وقت آپ پر اثر پڑیگا یا بعد میں آپکو حسرت حاصل ہو -
(نوجوان ۔ خدا کرے دوسری بات نہ ہو -)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہیں اسکا اثر مخلوق پر ضرور
ہی ہوتا ہے لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہیں
تاہم انکا سارا رخ دنیا کیطرف ہے اور خدا کی طاقتوں پر
ایمان نہیں ہے - لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھاوے - یہ زمانہ
نوح کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اسوقت بھی لوگ اکثر
دہریہ تھے - خدا فرماتا ہے کہ کنت کنزا مخفیا
فاحببت ان اعرف میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر
میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں - صرف انگریزی زبان میں کوئی
کیسی ہی ترقی کرے انکا نتیجہ بجز دنیا کے اور کچھ نہیں ہے
یوں دیکھ لینا چاہیئے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ انکے ماں باپ ہر دو
انگریز ہیں انکا انگریزی میں کمال انکو دین کے لیے کیا فائدہ
دے سکتا ہے کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جسکے ساتھ فخر کیا جاوے
معاش بیشک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک
مزدور بھی ویسی ہی پیدا کر لیتا ہے - بلکہ وہ مزدور اچھا ہے
کیونکہ اسکے ساتھ وساوس نہیں ہیں - ہمارا منشا یہ
نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو - خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی
خواں ہیں اور بی اے - ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور
اکثر سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ
اس میں نیک فائدہ اٹھاؤ اور اسکے برے نتیجہ سے
بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے ہر شے میں ایک اثر ہوتا ہے
چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو بجز
دہریت کیطرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں
اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک
شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے - آجکل دنیا
کے لیے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لیے
سب زور وقت صرف کئے جاتے ہیں [illegible] انکا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا
دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا
دعویٰ کرتے ہیں کیا آخرت کے لیے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی
کرتے ہیں جسقدر کہ وہ دنیا کے لیے کر رہے ہیں - انکو
معلوم ہی نہیں کہ اسطرف کا معاملہ بھی پڑیگا -

(نوجوان نے عرض کی کہ میں نے عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی ہے)
حضرت نے فرمایا ہم صرف اتنے پر بھی خوش نہیں ہو سکتے کیا ہزاروں
مولوی ایسے نہیں ہیں جو بڑے بڑے علوم عربیہ کی تحصیل کرچکے
ہیں مگر پھر بھی وہ اس سلسلہ حقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ
علوم انکے واسطے اور بھی زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں
ہزاروں مولوی ہیں جو بجز گالیاں دینے کے اور کچھ کام
نہیں رکھتے - بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی ہی میں
ہے - تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایک
رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف
الفاظ ہی رہ جاتے ہیں - جن کے معانی اور معارف کسی پر نہیں
کھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالیٰ انکے واسطے کوئی جابی پیدا
نہ کرے - جب خدا کی طرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور
قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے - وہ صاحب حال
ہوتا ہے اسواسطے اسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل
کے سوا کچھ نہیں - یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں کو
سمجھ نہیں آتی - (نوجوان - جہالت ہے) خدا کہتا
ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے - حدیث معراج کہتی ہے کہ
فوت ہو گئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مردوں میں
دیکھا - پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کیے چلے جاتے ہیں

(نوجوان - جہالت اور بدقسمتی) اللہ تعالیٰ آپکی اور ہماری ملاقات سے فائدہ دے ۔

اقتباس و اختصار

خطبۂ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ＋ ترجمہ

اے مومنو اللہ سے ڈرو۔ مناسب ہے کہ ہر شخص دیکھے کہ اُسنے کل کے لیے کیا طیاری کی ہے۔ اللہ سے ڈرو یاد رکھو اللہ تعالےٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جنھوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا نے انھیں اُن کی جانوں کو بھلا دیا یہی لوگ فاسق ہیں۔ دوزخ کے رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہشت کے رہنے والے ہی کامیاب اور بامراد ہیں۔ اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر اُتارتے تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثال ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں ＋

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی غیرت بہت جوش میں ہے خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ثبوت کے واسطے بڑے بڑے نشان دکھلا رہا ہے گذشتہ زمانہ کی تاریخ کے ورق کو فکر سے دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کے نشانات پہلے کیسے وقتوں میں دکھائے جا چکے ہیں۔ سب سے زیادہ صفائی اور وضاحت کے ساتھ قہری نشانات ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی تائید میں دنیا کو دکھا دیے گئے تھے اور ایسا ہی دوسرے انبیاء کے وقت میں بھی قہری نشان دکھائے جا چکے ہیں۔ ایسے نشانوں کے دکھانے سے اللہ تعالےٰ کا منشا یہ ہے کہ فسق و فجور اور دہریت کو جو اسوقت تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اور جسنے تمام انبیاء کی تعلیم کو غارت کر دیا ہے نیست و نابود کرے ＋ باری تعالیٰ کے وجود کے ثبوت کے واسطے قہری تجلی اور قہری پیشگوئیوں کے نشانات سے بڑھکر اور کوئی بات نہیں۔ یہ پیشگوئیاں اور انکا پورا ہونا ایک ایسا امر ہے جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا ＋

بعض لوگ ثبوت مانگا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور حضرۃ مسیح موعود کے دعویٰ کی سچائی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے واسطے زمانہ کی تاریخ کو ٹٹولنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ سب سے بڑا ثبوت انبیاء کی سچائی کا کیا ہوا کرتا ہے جسقدر مقدس کتابوں کی تاریخ دنیا میں موجود ہے اُس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ طاقت ور ثبوت انبیاء اور مرسلین آلہی کی صداقت کے واسطے انکی نصرت اور فتوحات نمایاں ہے۔

دنیا میں تین آدمیوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انکی صداقت کا ثبوت انکی کامیابی اور اُن کے دشمنوں کی ناکامی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور حضرت خاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس آخری خلیفۃ اللہ نے جو گذشتہ انبیاء کا مظہر مسیح موعود ہمارے درمیان موجود ہے۔ جو لوگ دل و دماغ رکھتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلے انبیاء کے حالات سے واقف ہیں وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بڑا دعویٰ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعویٰ ایسے وقت میں جبکہ انکی دنیوی حیثیت کچھ نہ تھی اور وہ ایک غریب مسکین آدمی کیطرح اکیلے تھے دنیا کے ایک بڑے بادشاہ فرعون کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر ایسی حالت میں کیا کہ وہ بالکل بے سر و سامان تھے دیکھو خدا تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کیسے حیرت انگیز ہیں وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اُسکا جھوٹ اُسی پر پڑیگا اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب سے وہ تمکو ڈراتا ہے وہ کچھ نہ کچھ تمپر نازل ہو گا۔ یعنی اگر یہ موسیٰ جھوٹا ہے تو اُسکی ہلاکت کے لیے خود اُسکا جھوٹ کافی ہے اور اگر وہ سچا ہے تو اُسکی سب پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ اُسوقت دنیوی نگاہ رکھنے والے سب یہی کہتے تھے کہ اب موسیٰ مارا گیا یہ فرعون کے سامنے اسطرح بولتا ہے اب اسکے بچنے کی کوئی صورت نہیں لیکن بات وہی سچی ہوئی جو موسیٰ نے فرعون کو بھرے دربار میں کہی تھی کہ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ہمیں تو خدا کی طرف سے یہی وحی ہوئی ہے کہ اُسپر عذاب گریگا جس نے جھٹلایا ہے اور منہ پھیرا ہے۔ سوچنا چاہیے کہ فرعون اور اُسکے درباریوں پر اس حملہ کا کیا اثر ہوا ہو گا۔ اُسوقت کسکو یہ خبر تھی کہ یہ بیکس بے یار انسان اتنی بڑی کامیابی دیکھیگا اور اُسکے بالمقابل یہ تخت پر بیٹھنے والا سمندر میں غوطے کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ کیا موسیٰ نے اُسوقت یہ بات فرعون کے مقابل محض انتقامی جوش اور نفس کی تحریک سے کہی تھی؟ اگر یہ کلمہ کسی جوش کا نتیجہ تھا تو پھر پورا کیوں ہوا۔ موسیٰ نے فرعون پر کوئی تلوار نہیں اُٹھائی کہ کوئی تدبیر اُسکی ہاری جو کوئی شبہ کر سکے کہ خود ہی پیشگوئی کر کے خود ہی اُسکے قتل کا سامان بہم پہونچا دیا۔ وہاں تو دریا نے فیصلہ کر دیا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کسطرح وہ لعنتی قوم موجوں کا طعمہ بنی اور کسطرح بنی اسرائیل کو خدا نے بچا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ معجزات ہیں جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت کے واسطے دنیا کو دکھلائے گئے۔ کسقدر خوشیاں اُسدن کفار مکہ مناتے ہونگے جسدن انھوں نے حضرۃ نبی کریم کو مکہ سے ہجرۃ کرا کر اپنے زعم میں اسلام کے سلسلہ کو نیست و نابود کر دیا تھا مگر نبی کریمؐ کی سچائی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا کوئی مانگ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ کفار مخالفین کی دنیوی نگاہ میں آپکی حیثیت ایک یتیم بیکس انسان سے بڑھ کر نہ تھی آپ نے پیشگوئی کی کہ میں جیت جاؤنگا اور تم سب مغلوب ہوگے یہ ایک حیرت انگیز پیشگوئی تھی اور اسکا پورا ہونا اور بھی حیرت انگیز ہوا۔ یا تو ہبل اور لات کے پیرو کار اپنے معبودوں کی جے منا رہے تھے کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہر بدر کر دیا اور آیندہ اُسکا نام و نشان (نعوذ باللہ) مٹ گیا اور اُسکے وعدے سب جھوٹے ہو گئے اور یا چند برسوں کے بعد وہی جنگل میں صرف ایک ہمرنگ دوست کی ساتھ پیادہ پا بھاگنے والا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ اللہ اکبر کا نعرہ مارتا ہوا اور لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہوا مکہ میں داخل ہوا اور تمام بُت سرنگوں ہو گئے اور تمام بت پرست عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اُس فاتح کے آگے گر پڑے اور کہا کہ اِنْ كُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ہم بیشک خطاکار تھے۔ تب اُسنے اپنے بھائی یوسف کیطرح انکو بڑی فراخ دلی کے ساتھ معافی دی اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ آج تمھیں کوئی سرزنش نہیں کی جاتی۔ سبحان اللہ۔ اللہ اللہ کسقدر کامیابی ہے اور مرادوں کے حاصل ہونے اور دشمنوں کے ذلیل ہونے کا کتنا بڑا نشان ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کیواسطے کیسی بڑی حجت ہے۔ ہمارے امام کیا ہی پیارا فقرہ بولا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری مرادیں پوری ہوگئیں۔ دوست بامراد اور دشمن ناکام۔ بشیر اور نذیر دو نام آپکے تھے دونوں کیسے پورے ہوئے۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں آخری خلیفۃ اللہ نے خدا سے خبر پا کر دنیا کے سامنے ایک دعویٰ پیش کیا اور وہ ان الفاظ میں تھا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا" یہ دعویٰ ایسے وقت کیا گیا تھا جبکہ اس برگزیدہ کے نذیر ہونیکی کوئی حقیقت دنیا پر ظاہر نہ تھی اور وہ ایک گوشۂ تنہائی میں ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھنے والا ایک شخص تھا۔ کوئی اُسے نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ جب دنیا کے سامنے اُسنے ایسا دعویٰ پیش کیا تو دنیا نے اُسکی کسقدر مخالفت کی اور تکذیب کی پر خدا نے اسکو سچا کرنیکے واسطے کسقدر زور آور حملے کیے ہیں کہ آسمان کے چاند سورج بھی اُن حملوں کی ہیبت سے

نشان زلزلہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات میں سے بہوا رنہ - گوپال پور - نگروٹہ - بیج ناتھ بھی تباہ ہوگئے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے ہیں - مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ کہتے ہیں کہ بمشکل تمام چل سکتے ہیں - علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے - مگر مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی مکمل طور پر نہیں نکلیں - ربلو بھی تباہ ہوگیا ہے - ربلو کے محل راجاؤں کے شق ہوگئے ہیں - ٹیکا عظیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے اٹھائیس آدمیوں کے دب کر مر گئے ہیں - سوجان پور نادون سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے - میں خود وہاں گیا تھا - تو میں نے جا کر دیکھا - کہ نعم البدل سے زیادہ مکانات ایسے گرے ہیں کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہوگئی ہے - اور مکان کا سارا ملبہ خاک سے برابر ہو خاک ہی بن گیا ہے - باقی مکانات اگرچہ دور سے کھڑے نظر آتے تھے - مگر جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا - تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں - جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوتا ہے - اگر کوئی ان کو ذرا بھی دھکا دیوے - تو بالکل گر جاویں یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیر الدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے - مولوی وزیر الدین باہر ایک سرکی میں پڑے تھے - میں نے ان سے پوچھا - کہ آپ کے مدرسے کے متعلقین میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری تو انہوں نے کہا - کہ خدا کا شکر ہے - کہ میں بھی اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے - انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی - جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے - کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے - انکی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں - اور لڑکے بمعہ چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے - سوجان پور ٹیرہ کے محل جنہیں کسی وقت مندو رہے رہتے تھے - بالکل مسطح ہو گئے ہیں - صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے - میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں - اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا - اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا - کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے - وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے - میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دہرم سالہ میں چکی کا مقابل ایک پہاڑ کا مدمقابل ... جو ... ہے اس کے مقابل پر ایک برفانی دھار زمین میں دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فیٹ دھس چکی ہے - اور وہاں ایک جھیل بھی نمودار ہوگئی ہے - کلو سے پہلے تو خبر نہیں آئی تھی - مگر پرسوں کوئی پندرہ کے دن کے بعد یہاں کے ایک معزز شخص کے نام خط آیا تھا - اسے میں نے بھی پڑھا - لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلو خاص میں ۵۲ ہلاک ہوئے ہیں اور اردگرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے - وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں بند ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں - یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے - معلوم نہیں - کہ اب ٹکا ٹوٹنے پر کیا طوفان آئیگا !!! منڈی بھی بالکل تباہ ہوگئی ہے - مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی - کہتے ہیں کہ وہاں ۳۰۰ آدمی مرا ہے - واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلہا و مقامہا" - "چونکا دینے والی خبر" - "موتی موتی" لگ رہی ہے "کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھتا چاہتا ہے - تو اس ضلع کا سیر کرے - تب اسے معلوم ہو جائے گا - کہ واقعی میرے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں - اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھولدے - کہ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے - تو ان کے دل پھیر دے - کہ تا ان پر رحم ہو اور تا تیرے فرستادہ کی تکذیب سے باز آجاویں ؎

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا

تجھکو سب قدرت ہے اے رب الورا

الراقم طفیل احمد - نادون ضلع کانگڑہ

اعلان

بنام جملہ صاحبان جنکا محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے - اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا - ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا - اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے - جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری ذمہ واری کو کسی طرح کا دخل تھا - ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے - تو ملکیت کا ثبوت ہم پہنچانے پر وہ ان کو دیتے ہیں - ہمیں کوئی عذر نہیں - ۱۳۱ کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدد

اسم اعظم ہو

رب کل شئ خادمک - رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی - یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعودؑ کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب محرر دفتر مدرسہ قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے - قیمت پہلے زیادہ تھی - مگر اب کم کر دی ہے - یعنی فی تختہ ۲ر چھپائی - لکھائی عمدہ اور عمدہ کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے - سولہ سے زیادہ کے خریدار کو ۱ر فی تختہ - اور سو کے خریدار سے ۱۲ لئے جاویں گے -

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ صاحب عبد الحی ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت پہلے ۱ر تھی اب ... کر دی ہے - مناسب ہے کہ احباب بیرونی دس دس پرچے خرید کریں - نظم عمدہ خیالات سے پُر ہے - اور یہ رسالہ

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف - اے پاس جونیئر ٹرینڈ استاد اور ایک ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں -

تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف - اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ییر کلاس حسب دستور ۱۵ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے -

سال حال کا نتیجہ امتحان ایف - اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے - جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی رواجی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں - اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں - ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے - یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی - اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا